احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 45

منگل 5 نومبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 5 نومبر 2013ء ...... 1434 ہجری 5 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 251

طیب رزق کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اے میرے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ مایقال بعد التسلیم حدیث نمبر915)

بیت المقیت آکلینڈ نیوزی لینڈ کا افتتاح، بیت الذکر کی تعمیر اور اس کا حق ادا کرنے سے متعلق دینی تعلیم اور بیت المقیت کے کچھ کوائف

تجارتیں ایک حقیقی مومن کو نماز قائم کرنے اور مالی قربانی کرنے سے غافل نہیں کرتیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم دنیا کے کاروبار ترک کردو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ دست بکار دل بایار ہو جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر 2013ء بمقام بیت المقیت آکلینڈ نیوزی لینڈ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم نومبر 2013ء کو بیت المقیت آکلینڈ نیوزی لینڈ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور آیات 37 تا 39 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ بیت الذکر ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی کل 400 افراد پر مشتمل ہے مگر بیت الذکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اس بیت الذکر میں یہاں افراد جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش موجود ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنی گنجائش سے بھی باہر نکلنا شروع ہو جائے۔ حضور انور نے بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں افراد جماعت کی کاوشوں اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر وقت یا مال کی قربانی ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور زندگی کا مدعا خدا تعالیٰ کی پرستش اور اس کی پہچان ہے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود کی جماعت میں آ کر وقتی جوش اور جذبے کے تحت بعض قربانیاں کر لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت کے معیار خدا تعالیٰ کی معرفت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ عبادتیں صرف مشکل وقت میں ہی نہ ہوں بلکہ ہماری عبادتیں آسائش اور کشائش میں بھی ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دنیاوی معاملات اور دنیاوی بکھیڑے اور دنیاوی کاروبار ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے دور کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجارتیں اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے، نمازوں کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے ایک حقیقی مومن کو غافل نہیں کرتے۔ پس ہم احمدیوں نے وہ حقیقی مومن بننا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں۔

حضور انور نے بیت الذکر کے حق کی ادائیگی کے ضمن میں فرمایا کہ نمازوں کے اوقات میں اپنے کاروبار بند کر کے بیوت الذکر کی طرف دوڑو اور جن لوگوں کے گھر بیت الذکر سے دور ہیں وہ اپنی اپنی جگہوں پر نمازوں کے اوقات میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں تا کہ دوسرے تمہارے اس نمونہ کو دیکھ کر متاثر ہوں اور اس طرح وہ دین حق کی طرف متوجہ ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں یہ انقلاب پیدا کیا تھا کہ وہ لوگ کروڑوں کا کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دل بھرے رہتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی اور مالی قربانیوں کی طرف ان کی توجہ رہتی تھی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھو۔ اگر خدا کی تلاش میں رہو گے اور اس کے بنو گے تو خدا بھی ملے گا اور دنیا بھی مل جائے گی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کامل بندے وہ ہیں جن کے دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ دنیاوی کاروباروں کو ترک کر دو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ دست بکار دل بایار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ کاروبار بھی کرو مگر نفس کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا تعالیٰ سے غافل نہ کر دیں پھر جو تمہاری دنیا ہے وہ بھی دین کے حکم میں آ جائے گی۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری بیوت الذکر دعوت الی اللہ کا بھی ذریعہ بننی چاہئیں اور اس کے لئے اپنے عملی نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔ دعوت الی اللہ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں۔ دین حق کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنے کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے دکھانے کے لئے آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی دین کا تعارف کروائیں۔ حضور انور نے آخر پر بیت الذکر کے کوائف بیان فرمائے۔ فرمایا کہ بیت المقیت کا کل رقبہ پونے دو ایکڑ ہے اور پرانی عمارت شامل کر کے اس میں ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے، اس بیت الذکر کے ساتھ ایک لنگر خانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی اور خواتین نے اپنے زیور تک پیش کئے اور بچوں نے بھی اپنے جیب خرچ کی جمع شدہ رقم بیت الذکر فنڈ میں ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب مالی اور وقت کی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور ان کے اخلاص ووفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ فرمایا کہ ان دنوں میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے۔

ایم ٹی اے کی نعمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''آج ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نئی ایجادات کے ذریعے سے (۔) کی خوبصورت تعلیم کو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی ہر جگہ پہنچانے کا موقع میسر فرمایا ہے پس اس سے بھی فائدہ اٹھائیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمت میسر فرمائی ہے اس میں وہ تمام پروگرام جو آپ سمجھ سکتے ہیں وہ دیکھیں۔ خاص طور پر خطبہ جمعہ کو ضرور سننے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ اب تک کی ملاقاتوں میں جو جائزہ میں نے لیا ہے اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ کافی بڑی تعداد یہاں جماعت کی ہے جو ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتی۔ اس طرف جماعتی نظام بھی توجہ دے اور ذیلی تنظیمیں بھی توجہ دیں اور دیکھیں کہ کتنے لوگ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور کیا کوشش کرنی چاہئے جن سے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے کیونکہ جتنی زیادہ دنیا میں مذہب سے دور لے جانے والی دلچسپیاں پیدا ہو رہی ہیں اتنی زیادہ ہمیں اس سلسلے میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے''۔

(خطبات مسرور جلد 3 ہ 708)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعلِ راہ

بہترین مومن وہ ہے جو عورتوں سے حسن سلوک کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کیلئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔ (الروم:22)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین مومن وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرے۔

(ترمذی ابواب الرضاعت ما جاء فی حق المراۃ علٰی زوجھا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری پسندیدہ بھی ہوسکتی ہے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا اور جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا اور اگر تجھے کسی (غلطی کی وجہ سے) اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی اس کو گھر سے نہ نکال۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب حق المراۃ علی زوجھا)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو ہر برے کام سے بچایا، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اس کا کہنا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ بیوی کو چاہئے کہ جب تم اس سے غائب ہو تو تمہارے مال میں اور اپنے نفس میں تمہارے لئے حفاظت کرے اور وہ ضرورتیں جو پردہ غیب میں ہیں ان کا خیال کر کے اخراجات پر کنٹرول رکھے۔

(بیہقی)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اُٹھا کر وہاں رکھ دے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھ دے تو پھر اس کا خاونداس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے تو اس عورت کو چاہئے کہ چون و چرا نہ کرے بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 30)

فرمایا: عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہوسکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت اس کے لئے اس کی خیرخواہ نہ ہو۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 47)

نیز فرمایا: انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجالاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد2 صفحہ 230)

آپ فرماتے ہیں: ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (دین) کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے او(دین) کے شعائر کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 387)

فرمایا: اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 232)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں: ایک حدیث میں آتا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے... اس حدیث کے یہ معنی ہرگز نہیں کئے جاسکتے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوتی ہے...... یہ کلام اِستِعَارہ کی قسم سے ہے اور مراد یہ ہے کہ ان کے اخلاق میں نازکا پہلو غالب ہوتا ہے یعنی خاوند سے اختلاف کرنے کو ان کا دل طبعاً چاہتا ہے اور یہ امر تجربہ سے ثابت ہے کہ عورت اپنے خاوند سے اختلاف کر کے اس سے اپنی بات منواتی ہے اور اس پر اثر ڈال کر اس پر حکومت کرتی ہے اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عورت پر جبری حکومت نہ کیا کرو بلکہ محبت سے اسے منوایا کرو اور اس کے احساسات کا خیال رکھا کرو کیونکہ چونکہ وہ بہت سی باتوں میں مرد کے تابع ہوتی ہے۔ طبعاً مرد کے ہر حکم کو پرکھنا چاہتی ہے اور اس سے اختلاف ظاہر کرتی ہے تا حقیقت کو معلوم کرے پس مرد کو بھی چاہیے کہ عورت سے جو بات منوائے دلیل اور محبت سے منوائے۔ اگر جبر اور زور سے منوائے گا تو عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا پیار کا تعلق مرد سے نہیں رہے گا۔

(تفسیر کبیر جلد1 صفحہ 303)

نیز فرمایا: تمہاری تمدنی زندگی اس وقت تک درست نہیں ہوسکتی جب تک عورت تمہارے لئے جنت پیدا نہ کرے اور تم عورت کے لئے جنت پیدا نہ کرو۔ (خطابات شوری جلد2 صفحہ 675)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مردوں، عورتوں دونوں کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرنی ہے، ایک دوسرے کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا احترام کرنا ہے، ان کو عزت دینی ہے اور جب بھی کوئی بات سنی جائے، چاہے وہ کہنے والا کتنا ہی قریبی ہو میاں بیوی آپس میں بیٹھ کر پیار محبت سے اس بات کو صاف کریں تاکہ غلط بیانی کرنے والے کا پول کھل جائے۔ اگر دلوں میں جمع کرتے جائیں گے تو پھر سوائے نفرتوں کے اور دوریاں پیدا ہونے کے اور گھروں کے ٹوٹنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(خطبات مسرور جلد4 صفحہ 566)

مشرقی جزیروں میں......

مشرقی جزیروں میں دیکھو ''بادشاہ آیا''
مرکزِ نگاہ بن کر، صاحبِ نگاہ آیا

وہ غلام اللہ کا، وہ خلیفۃ المہدی
ایسا ظِلِّ سُبحانی، ایسا بادشاہ آیا

جبکہ ساری دنیا ہے جنگ کے دہانے پہ
امن کی ندا لے کر وہ جہاں پناہ آیا

کیا عجیب سودا تھا، جان دی اماں پائی
کان میں فرشتوں کا شورِ 'آہ' و 'واہ' آیا

اک حسین کیفیت چھا گئی مرے دل پہ
نور کی ردا پہنے جب وہ جلسہ گاہ آیا

اُس بزرگ ہستی کے ہر سکوت و حرکت پہ
جانے کیوں مجھے طارقؔ پیار بے پناہ آیا

ڈاکٹر طارق احمد مرزا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے

ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثباتِ قدم کے لئے دُعا بھی کرے

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں

حکمت کے ساتھ اپنے دعوت الی اللہ کے میدان کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ ہر طبقے میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا خراب، ہم احمدیوں نے دین کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے

میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تاکہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اِکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 ستمبر 2013ء بمطابق 27 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام بیت طٰہٰ۔ سنگاپور

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ان ملکوں میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں اور جماعت کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہاں جانا خلیفہ وقت کے لئے بھی سہولت سے ہو۔

اس دفعہ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے تین ہزار سے اوپر احمدی آئے ہیں۔ زیادہ تعداد انڈونیشیا کے احمدیوں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، برما، میانمار، فلپائن وغیرہ سے احمدی بھی اور بعض غیر از جماعت بھی تشریف لائے ہیں۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ملاقات کے سامان پیدا فرما دیئے۔ اس خطے میں انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں احمدیت کی وجہ سے افرادِ جماعت پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور بعض شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور حکومتی اہلکاروں کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بند ہو گیا ہے یا ایک دفعہ ہوا۔ تقریباً سات سال پہلے میں یہاں پہلی دفعہ آیا تھا تو اس وقت بھی کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر انڈونیشیا میں ظلموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا۔ (بیوت) پر حملے ہوئے، توڑ پھوڑ ہوئی، جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں پر حملے ہوئے، جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بہرحال اس کے بعد تو دشمنی کا یہ سلسلہ جو ہے وہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ جانی و مالی نقصان ہوتا رہا اور آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح ظالمانہ اور وحشیانہ طور پر پولیس کی نگرانی میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسا ظلم تھا کہ انصاف پسند لوکل پریس نے بھی اس ظلم کی مذمت کی۔ آج کل میڈیا کی وجہ سے دنیا اتنی قریب ہو چکی ہے کہ جو ظلم ہوئے وہ فوری طور پر دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئے۔ یعنی اس کی تفصیل دنیا کے ہر شخص تک پہنچ گئی اور دنیا کی نظر بھی اس طرف مبذول ہوئی اور اس کے لئے آوازیں بھی اٹھائی گئیں۔ بہرحال وہ سب ادارے یا لوگ جنہوں نے جماعت کے خلاف ان مظالم پر آواز اٹھائی ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہر ظلم جو جماعت پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے لحاظ سے بعض اچھے نتائج بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ انڈونیشیا کے احمدیوں پر اس ظلم کی وجہ سے جماعت کا بہت وسیع تعارف دنیا میں ہوا۔ افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں جب یہ ویڈیو دکھائی گئی، جب ان تین احمدیوں کو شہید کیا گیا تو وہاں کے ایک بڑے عالم نے جب یہ ویڈیو دیکھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسا ظلم صرف مومنوں پر ہو سکتا ہے اس لئے آج سے مَیں احمدیت اور حقیقی (دین) کو قبول کرتا ہوں۔ اس ظلم کی وجہ سے صرف انڈونیشیا میں ہی بعض بیعتیں نہیں ہوئیں بلکہ دنیا کے بہت سارے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔

پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ جہاں احمدیوں پر وحشیانہ طور پر مظالم ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو اب کچھ حد تک کمی واقعہ ہو رہی ہے لیکن پاکستان میں مسلسل یہ ظلم جاری ہے اور یہ ظلم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہے ہیں۔ اُس خدا کے نام پر یہ ظلم ہو رہے ہیں جس کی تعلیم حقوق العباد کی ادائیگی سے بھری پڑی ہے۔ اُس خدا کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو مسلمانوں کو رحم اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو رحمۃ للعالمین ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جس نے جنگ کی حالت میں بھی ظلم سے روکا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ یہ کلمہ تو اس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟ بہرحال پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جا رہا ہے اور کلمہ کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی (-) کا اثر ہی انڈونیشیا کے (-) پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ جب بھی

موقع ملتا ہے مخالفین نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنا مخالفت میں دشمن بڑھ رہا ہے، احمدیوں میں استقامت بھی اُس سے بڑھ کر بڑھ رہی ہے۔ ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی (دین) ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کرسکتی۔ احمدی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کو دیکھ کر کس طرح اپنے خدا سے کئے ہوئے عہد سے منہ موڑ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے جڑ کر پھر کس طرح اپنے بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ بندھن جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھن کو مزید مضبوط کر دیا ہے، جس نے ایمان میں ترقی کے وہ راستے دکھائے ہیں جن سے غیر احمدی (-) ناآشنا ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہوگی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

میں نے ملائیشیا کا بھی ذکر کیا تھا، وہاں بھی مخالفت ہے۔ وقتاً فوقتاً وہاں بھی ابال اُٹھتا رہتا ہے۔لیکن انڈونیشیا والے حالات وہاں نہیں ہیں۔ سنا ہے (-) تنظیموں نے جگہ جگہ سائن بورڈ لگائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے ''قادیانی مسلمان نہیں ہیں'' یا اِس قسم کے الفاظ ہیں۔ جو یقیناً جب ایک احمدی گزرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اُس کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ یہ لکھی ہوئی تحریریں احمدیوں کی دل آزاری کرتی ہیں۔ لیکن احمدی قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کی وجہ سے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم احمدی (-) ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اِن دوسروں سے زیادہ اچھے (-) ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ (-)'' کہنے والے کو کافر نہ کہو کیونکہ یہ کافر کہنا تم پر اُلٹ کر پڑے گا بلکہ فرمایا کہ جو صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے وہ بھی (مومن) ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں جو سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ پس قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے اور اِن لوگوں نے اپنا ایک علیحدہ (دین) بنا لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی اِنہوں نے اپنے مفادات اور اپنی ذاتی خواہشوں کی وجہ سے غیروں کی نظر میں ایک مذاق بنا لیا ہوا ہے۔

ملائیشیا کے صدر جماعت ملے تھے کہہ رہے تھے کہ بورڈ تو لگے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کو اب اِن کی پرواہ نہیں رہی۔ غیر از جماعت شرفاء کو بھی اب پتہ لگ گیا ہے کہ یہ مولوی کے اپنے مفادات ہیں جن کا اِظہار ہو رہا ہے۔ (دین حق) کو اس طرح یہ غیروں کی نظر میں ہنسی اور ٹھٹھے کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ یہ (دین حق) کو اس کی پرانی تعلیم کے خلاف اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں لیکن حقیقی......وہی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے احکامات ہیں۔

اب کچھ عرصہ پہلے ملائیشیا میں ایک عیسائی پادری نے کہہ دیا تھا کہ عیسائی بھی اللہ تعالیٰ کا لفظ استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارا بھی اللہ ہے۔ اِس پر اُن نام نہاد (-) نے شور ڈال دیا کہ ہیں! یہ ایسی جرأت کس طرح کرلی اِنہوں نے؟ عدالت میں مقدمہ لے جایا گیا اور پھر عدالت کا یہ حال ہے کہ فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا نام صرف مسلمان استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی کسی کو حق نہیں کہ یہ کہہ سکے کہ اللہ میرا بھی ہے۔ گویا اِن دنیاداروں نے اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کو بھی محدود کر دیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر صرف اِن نام نہاد (-) کی اِجارہ داری ہے۔ جاہل (-) تو ایسی باتیں کریں تو کریں، حیرت ہوتی ہے اُن پڑھے لکھے فیصلہ کرنے والوں پر بھی جو اِن باتوں سے (دین) کو بدنام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) کہ اللہ ہر ایک کا رب ہے، چاہے مسلم ہے یا غیر مسلم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الرعد:27) کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے۔ کیا عیسائیوں کو یا یہودیوں کو یا کسی اور کو کوئی اَور رزق دے رہا ہے؟ اِن کے اِس فیصلے کی رُو سے اگر ایک عیسائی کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے تو یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں پہلے نبیوں کے ذریعہ سے بھی کہلواتا ہے کہ (-) (الصّٰفّٰت:127) اللہ جو تمہارا رب ہے اور تمہارے آباؤ اجداد کا بھی رب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر مسلمانوں کی کہاں سے اجارہ داری ہوگئی۔ پھر اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی اُن عیسائیوں کے بارے میں جن کے متعلق ملائیشیا کی عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ اللہ کا لفظ صرف مسلمان استعمال کرسکتے ہیں کہ (-) (آل عمران:65) تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ یعنی قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (-) اور عیسائیوں میں قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو اللہ کہنے کا حق ہے اِسی طرح عیسائیوں کو بھی اللہ کہنے کا حق ہے۔ اِسی طرح کسی کو بھی ''اللہ'' کہنے کا حق ہے۔ پس یہ مثالیں مَیں نے اس لئے دی ہیں کہ بعض احمدی اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ قرآن کریم تو ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو سب کا اللہ کہا ہے۔ کسی شخص کی، کسی فرقے کی، کسی مذہب کی، کسی حکومت کی، کسی عدالت کی اللہ تعالیٰ کے لفظ پر اجارہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی ٹریڈ مارک نہیں ہے۔ وہ ربّ العالمین ہے۔

آج دنیا کو احمدی ہی بتا سکتے ہیں کہ حقیقی (دینی) تعلیم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کا مقام کیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کیا ہے۔ غیر احمدی (-) نے تو جیسا کہ مَیں نے کہا (دین حق) کو غیروں کے لئے اِستہزاء کا سامان بنا دیا ہے۔ بہرحال ملائیشیا کے احمدیوں کا کام ہے کہ حکمت سے (دین حق) کی تعلیم اپنے ہم وطنوں کو بتاتے رہیں۔ اُن کو بتائیں کہ تم کیوں اِن نام نہاد (-) کے پیچھے چل کر (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو بدنام کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ اِن کی جہالت کے پردوں کو دُور فرمائے۔

میں نے انڈونیشیا اور ملائیشیا کا ذکر کیا ہے۔ شاید سنگاپور کے احمدی سوچتے ہوں کہ آئے تو ہمارے ملک میں ہیں اور ذِکر دوسرے ملکوں کا ہو رہا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن ایک جسم کی طرح ہے۔ ایک کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اُن ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کو جہاں اُن کو تکلیفیں دی جا رہی ہیں ہر احمدی کو دنیا کے ہر احمدی کو محسوس کرنا چاہیئے۔

دوسرے سنگاپور کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ یہاں کے حالات اچھے ہیں۔ حکومت کسی مذہب کے خلاف بولنے کی کسی کو اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے سے بھی نہیں روکتی۔ پس حکمت کے ساتھ اپنے (دعوت الی اللہ) کے میدان کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ ہر طبقے میں احمدیت یعنی حقیقی (دین) کا پیغام پہنچائیں۔ یہاں میرے سامنے جو احمدی بیٹھے ہوئے ہیں چاہے سنگاپور کے ہوں یا کسی دوسرے ملک کے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا خراب، ہم احمدی (-) نے (دین حق) کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانا ہے۔......اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کسی پہلو کو بھی لے لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر پہلو

ایک حقیقی (مومن) کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ چاہے وہ گھریلو معاملات ہیں یا معاشی اور معاشرتی اور غیروں کے ساتھ معاملات ہیں یا غیر قوموں کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ معاملات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں۔

پس جب ہم نے غیروں کے سامنے سیرت بیان کرنی ہے تو خود بھی اِس پر عمل کرنا ہوگا۔ اپنے عملی نمونوں سے (دین حق) کی طرف غیروں کو کھینچنا ہوگا۔ جب رحمۃ للعالمین کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھانا ہے تو خود بھی ہر سطح پر پیار، محبت، بھائی چارے کے نمونے دکھانے ہوں گے۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے اس زمانے میں جو خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے تو اس کے ساتھ جُڑے بغیر اس تعلیم کی حقیقت سمجھ نہیں آ سکتی۔ اگر زمانے کے امام کے ساتھ نہیں جڑو گے تو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے ہی لگاتے رہو گے۔ اس کے بغیر غیر مذاہب کو (دین حق) کے قریب لانے کی بجائے (دین حق) سے دُور ہی کرتے رہو گے۔

پس ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکرگزار ہو کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے زمانے کے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن یہ شکرگزاری کس طرح ہوگی؟ اس شکرگزاری کے لئے ہمیں اپنی خواہشات کو صحیح (دینی) تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہوگی، اپنے جذبات کی قربانی دینی ہوگی، حقیقی تعلیم کو سمجھنے کے لئے محنت کرنی ہوگی، پس اِس طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

باتیں تو بہت سی کرنے والی ہیں لیکن ابھی وقت نہیں کہ مَیں ساری باتیں اسی وقت کھول کر بیان کروں۔ لیکن یہ **اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تاکہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔** آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود کے چند ارشادات آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کو کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اِقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ (-) (الاحقاف: 16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 272۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اُسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 279۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر ...... ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ (دین حق) کے مخالف ہمیں دیکھ کر (دین حق) کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان و ایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔

60 سال تک خدمت دین کرنے والے سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب کی خودنوشت یادداشتیں

خاکسار کی پیدائش اواخر دسمبر 1915ء میں موضع جھنگڑ کلاں تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور پنجاب انڈیا میں ہوئی (تعلیمی کاغذات کے مطابق 5 مارچ 1916ء ہے) خاکسار کے والد ماجد چوہدری عبدالرزاق صاحب بھٹی جو 1918ء میں بمقام پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں مکان کی چھت کے نیچے آ کر فوت ہو گئے۔ میری عمر اس وقت قریباً اڑھائی برس کی تھی۔

میری والدہ ماجدہ چراغ بی بی صاحبہ مرحومہ کو ابتدائی ایام میں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل ہو گئی تھی۔ میرے والد صاحب محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب بھٹی نے 1906ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریری بیعت کی۔ بیعت سے قبل بھی آپ بے حد عابد و زاہد تھے اور اکثر دریا کے پانی میں کھڑے ہو کر عبادت کرتے اور چلہ کشی بھی کرتے تھے۔

ہمارے خاندان میں سے ہمارے نانا جان حضرت منشی محمد وزیرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مگیریاں ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ براہین احمدیہ کا ابتدائی اشتہار ملنے پر کتاب کے خریدار بنے اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سو تیرہ رفقاء میں شامل ہوئے آئینہ کمالات اسلام اور انجام آتھم میں ان کا اسم گرامی شائع شدہ ہے۔ آپ کو سب سے پہلے باقاعدہ جلسہ سالانہ 1892ء میں بھی اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی جن کے اسماء گرامی آئینہ کمالات میں شائع شدہ ہیں۔ 1904ء کے زلزلہ کانگڑہ کے موقع پر آپ بھاگسو کانگڑہ کے مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے بورڈنگ بھی آپ کی نگرانی میں تھا زلزلہ سے چند رات پہلے ہی الٰہی بشارت کے تحت بورڈنگ کے سارے طلباء کو عمارت سے باہر نکال لیا اس طرح پر آپ اور جملہ طلبہ (جن میں آپ کے برادرزادہ ماسٹر عطا محمد صاحب مرحوم والد نسیم سیفی صاحب شامل تھے) زلزلہ سے محفوظ رہے۔

ہماری والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ خالہ کرم بی بی صاحبہ خالہ مہتاب بی بی صاحبہ اور خالہ استانی برکت بی بی صاحبہ اور اکلوتے ماموں محمد عزیز الدین

آپ کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی تھی ہمارا گاؤں جس کی اکثریت سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی اور مسلمان بہت تھوڑی تعداد میں تھے سب کے سب ہی ہماری والدہ صاحبہ کا بے حد احترام کرتے اور اپنے علاج کے لئے آپ کے پاس آتے اور شفا پاتے۔ ہمارے گاؤں میں صرف ہمارا ہی گھر احمدیت کے نور سے منور تھا۔ دودھیال کے لوگوں کو ابتدائی ایام میں اس نور سے حصہ نصیب نہ ہوا۔ البتہ خلافت ثانیہ کے دور میں بعض افراد کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی۔ لیکن ننھیال کے تمام کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔

خاکسار نے ابتدائی تعلیم پرائمری تک اپنے گاؤں موضع جھنگڑ کلاں کے سرکاری سکول میں حاصل کی۔ 1926ء میں مجھ سے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب (سابق مربی بلاد عربیہ) جو اس وقت خود بھی مدرسہ احمدیہ قادیان کے طالب علم تھے کی تحریک پر والدہ صاحبہ نے مجھے قادیان بھجوا دیا اور میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی پہلی جماعت میں داخل ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 1935ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے امتحان میں مولوی فاضل میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ازاں بعد جامعہ احمدیہ کی (مربیان) کلاس میں داخلہ لیا۔ 1931ء میں حضرت المصلح الموعود نے وقت کی ضرورت کے پیش نظر نوجوانوں کی جسمانی تربیت کے لئے احمدیہ کور قائم فرمائی جس کے نگران اعلیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب تھے خاکسار کو اس میں شمولیت کا موقعہ ملا اور تربیت مکمل کی اور قادیان میں ہیضہ کی وباء کے ایام میں دن رات خدمت کے مواقع حاصل رہے۔

1934ء میں حضور نے نیشنل لیگ کور کے قیام کا فیصلہ فرمایا جس میں خاکسار کو نہ صرف شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ اپنے محلّہ دارالرحمت قادیان کے نوجوانوں کے دستہ کے افسر کمانڈر کی حیثیت سے خدمات کا موقع ملتا رہا 1934ء سے 1946ء تک ہر جلسہ سالانہ اور مجلس شوریٰ کے مواقع پر حفاظت خاص میں ڈیوٹی انجام دینے کی توفیق پائی۔ لوائے احمدیت بننے پر اس کی حفاظت کے لئے بھی ڈیوٹی ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

1938ء میں (مربیان) کلاس کا امتحان دینے کے بعد حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تو حضور نے ازراہ شفقت میرا وقف منظور فرماتے ہوئے 7 جون 1938ء سے مجھے واقفین میں شامل فرما دیا اور شروع میں دارالواقفین میں صرف ونحو کی تعلیم کی تکمیل اور دسویں جماعت کی انگریزی کا امتحان پاس کروایا۔ ان امتحانات میں بھی جبکہ ہر مضمون میں سو فیصدی نمبر حاصل کرنا لازمی تھا ہر دفعہ ہی پہلی مرتبہ کامیابی نصیب ہوتی رہی۔ دسویں جماعت کے انگریزی کے امتحان میں بھی نہ صرف دیگر واقفین کے مقابلہ میں میرے نمبر زیادہ تھے بلکہ ضلع بھر میں انگریزی کے نمبر میرے زیادہ تھے۔

1938ء میں حضور نے نوجوان کی تنظیم ''خدام الاحمدیہ'' قائم فرمائی جس کے ابتدائی ممبران میں خاکسار بھی شامل ہوا اور اس میں مختلف عہدوں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ایڈیٹر خالد اور قائمقام نائب صدر۔ اس وقت صدر مجلس خود حضور ہی ہوتے تھے) پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملتی رہی۔

1943ء سے 1947ء تک حضور کے فیصلہ کے تحت منطق وفلسفہ حدیث میں تخصص کے لئے دہلی دیو بند اور لاہور جا کر مجوزہ نصاب مکمل کیا انہی ایام میں تقسیم ملک کا مسئلہ تھا اور حفاظت مرکز کے تحت مختلف خدمات کرنے کا شرف حاصل ہوا چنانچہ ماحول قادیان کے مسلم دیہات کی خبرگیری کے لئے منارۃ المسیح پر O.P کی ڈیوٹی کا بھی موقعہ ملتا رہا۔

اگست 1947ء میں قادیان کے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ ہوا تو حضور نے حضرت اماں جان و دیگر خواتین مبارکہ کے قافلہ کے ساتھ خاکسار کو بھی لاہور بھجوا دیا جہاں حضور انور کی تشریف آوری پر صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا جس کے ابتدائی ممبران میں خاکسار کی بھی نامزدگی کا فیصلہ فرمایا ان ایام میں روزانہ اجلاس ہوتے تھے جن کی کارروائی قلمبند کر کے متعلقہ ممبران تک پہنچائی جاتی رہی۔ یہ کام بھی کافی عرصہ تک خاکسار کے ذمہ رہا۔ علاوہ ازیں مختلف علاقوں سے آنے والے مہاجرین کے طعام و قیام کے سلسلہ میں بھی ڈیوٹی دیتا رہا۔ نیز قادیان کے درویشوں کے لئے رسد اور ضروری اشیاء بھجوانے کی ڈیوٹی بھی رہی۔

1948ء میں فرقان بٹالین کے قیام پر رضاکاروں کے لئے ضروری سامان وردیوں کی نگرانی بھی میرے ذمہ ہی تھی جو بفضلہٖ تعالیٰ احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

اکتوبر 1948ء سرزمین ربوہ کے افتتاح کے لئے خیموں اور چھولداریوں کے انتظام میں بھی خاکسار شامل تھا چنانچہ سرزمین ربوہ میں پہلی رات اپنے ہاتھ سے چھولداریاں لگا کر بسر کرنے کی سعادت بھی پائی اور ربوہ کے چاروں کونوں پر جو بکرے ذبح کئے گئے ان میں سے ایک بکرا دارالصدر شمالی میں مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے مکان کے قریب خاکسار نے ذبح کیا۔

دسمبر 1948ء سے جون 1950ء تک فرقان بٹالین کے محاذ باغ سر آزاد کشمیر رہا اور جون 1950ء تک بٹالین کا ایڈجوئنٹ رہا۔ اسی دوران متارکہ جنگ کی حد بندی کا مسئلہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے باحسن رنگ طے کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں علاقہ سماہنی اور ارد گرد قریباً چھ سات میل کا رقبہ آزاد کشمیر میں شامل رہا۔

فرقان بٹالین سے فراغت کے بعد حضور نے جامعۃ المبشرین میں تقرر فرمایا جہاں ایک ڈیڑھ سال خدمت کا موقع ملا۔ 1952ء میں حضرت مصلح موعود نے ازارہ شفقت اپنی لائبریری کا انچارج نامزد فرمایا اور ساتھ ہی شوریٰ 1952ء میں صدر انجمن کی لائبریری لائبریری نور بھی خلافت لائبریری میں مدغم فرما دی اور دونوں لائبریریوں کی مجموعی کتب کا خاکسار کو بطور انچارج نامزد فرمایا۔

1953ء میں فسادات پنجاب کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن قائم ہوا اس میں جماعت احمدیہ کے وکلاء کو ہر قسم کے حوالہ جات اور متعلقہ مواد بروقت مہیا کرنا خاکسار کا فرض تھا سو الحمدللہ کہ اس فرض کو بھی باحسن رنگ انجام دہی کی توفیق پائی۔

1960ء میں پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا۔ 61-1960ء میں پنجاب یونیورسٹی میں لائبریری سائنس کی ڈپلومہ کلاس میں داخلہ لیا یہ داخلہ ملنا بھی اعجازی رنگ میں تھا حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کی ذاتی کوششوں سے داخلہ مل سکا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لائبریری سائنس کا کورس مکمل ہونے پر ڈپلومہ حاصل کیا۔

1964ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلی ایم اے عربی کلاس میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے عربی میں پہلی پوزیشن حاصل ہوئی اور کالج کی طرف سے رول آف آنر کے اعزاز کا مستحق قرار دیا گیا۔ 1965ء میں یونیورسٹی کے قواعد کے تحت M.O.L کی ڈگری حاصل کی 1952ء سے 1983ء تک بطور صدر محلّہ دارالرحمت شرقی خدمات بجا لاتے رہنے کی توفیق پائی اور ساتھ ہی 1956ء سے 1973ء تک علاوہ خلافت لائبریری کے فرائض کے بطور صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ بھی فرائض ادا کرتے رہتے رہنے کی توفیق پائی۔ 1974ء میں ریلوے سٹیشن ربوہ کے ہنگامہ کے دوران مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی گرفتار ہو گئے ان کی غیر حاضری میں بھی صدارت عمومی کے جملہ فرائض میرے ذمہ ہی تھے اس اثناء میں اسیران راہ مولیٰ کو سرگودھا میں ان کی تمام ضروریات مہیا کرنا بھی خاکسار کے ذمہ ہی تھا۔

1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ کی تیاری کے سلسلہ میں وکلاء کی دن رات خدمت کی گئی اور ہر قسم کا مطلوبہ مواد موقعہ پر مہیا کر کے پیش کیا گیا۔ 1952ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ کے ناظم تصدیق پرچی خوراک کا شعبہ میرے ذمہ رہا۔ 1992ء سے نائب افسر جلسہ سالانہ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا ہے 1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے بارہ میں گورنمنٹ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کے سلسلہ میں تمام ضروری کتب ولٹریچر اور حوالہ جات مہیا کرنے کی بھی توفیق پائی۔

خلافت لائبریری نئی عمارت میں منتقل ہونے تک 1972ء خلافت لائبریری کے سٹاف میں میرے علاوہ صرف دو کلرک اور دو مددگار کارکن تھے جبکہ لائبریری کے فرائض کے علاوہ شعبہ تاریخ اور شعبہ زودنویسی کے کام کی نگرانی بھی میرے سپرد تھی۔

اس عرصہ میں لائبریری کی موجودہ تمام کتب اور نئی خریدی جانے والی کتب کی لائبریری قواعد کے تحت مکمل کیٹلاگ تیار کی گئی کارڈ خود تیار کئے، انگریزی کتب کے کارڈ بھی خود ٹائپ کئے موجودہ ملازمت میں لائبریری منتقل ہونے کے قریباً دس سال بعد ایک نائب اور دو تین کلرک مل گئے۔

جس وقت خاکسار نے چارج لیا اس وقت صرف ساڑھے دس ہزار کتب تھیں جو اب تک (1998ء) 16 ہزار سے اوپر ہو چکی ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جون 1938ء سے 15 جولائی 1998ء تک وقف میں اور 46 سال بطور انچارج خلافت لائبریری خدمت سلسلہ کی بجا آوری کی توفیق اور مواقع بہم پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ان حقیر خدمات کو اپنے فضل سے مقبول بنا دے اور میرا انجام بخیر فرمائے۔ آمین یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ میری ان تمام خدمات کو تندہی کے ساتھ بجا لاتے رہنا میری مرحومہ اہلیہ محترمہ صفیہ ثاقب صاحبہ جو کہ ہمارے ماموں محمد عزیز الدین صاحب کی نواسی ہیں ان کی ہی قربانی کی بدولت ہے۔ وہ خود بھی ماشاء اللہ دینیات کی کلاس علمیہ وغیرہ کی متعلمہ تھیں لجنہ مرکزیہ میں بھی مختلف فرائض ادا کرتی ہیں اور محلّہ کی لجنہ کی صدارت بھی کافی عرصہ تک ان کے پاس رہی اور سند ات خوشنودی حاصل کرتی رہیں۔ انہوں نے اپنی ساری اولاد جو ماشاء اللہ چار بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے کی بہتر رنگ میں تربیت کی اور انہیں خدمت دین کا چسکا لگا دیا۔

میں ایک مرتبہ پھر یہ عرض کروں گا کہ جن امور کا میں نے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ذکر کیا ہے ان کی ادائیگی میں میری اپنی ذاتی کوئی خوبی نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے حضرت بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؏

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب کچھ تیری عطا ہے

(روزنامہ الفضل 14؍اکتوبر 1998ء)

چین کی ترقی کا راز کیا ہے؟

ڈاکٹر احمد حسین پراچہ صاحب لکھتے ہیں۔

سردست ہم آپ کو چین کی بے مثال اور بے نظیر ترقی کے بارے میں بتائیں گے کہ اس کا راز کیا ہے۔ اگر ایک لفظ میں اس سوال کا جواب دیں تو وہ لفظ ''کنٹرول'' ہے۔ معاشی اصطلاح میں چینی معیشت اب کنٹرول اکانومی نہیں، آزاد معیشت ہے مگر مادر پدر آزاد نہیں کہ دل چاہے تو چینی ایک سو بیس روپے فروخت کریں اور دل چاہے تو آٹا 35 روپے فی کلو خریدار تک پہنچائیں۔ انتظامی لحاظ سے چین کے ہر شعبے میں بہترین کنٹرول پایا جاتا ہے۔ معیشت میں انتظامی کنٹرول عروج پر ہے۔ کوئی سرمایہ کار اپنے مزدوروں کو اس کی اُجرت سے کم نہیں دے سکتا جو اُجرت وزارت لیبر روزگار نے طے کردی ہے کوئی آجر اپنے مزدور کو روزگار سے محروم نہیں کرسکتا کوئی کارخانہ دار اپنے منافع کو معقول حد سے آگے نہیں بڑھا سکتا۔ کوئی زمیندار یا سرمایہ کار اجناس یا دوسری اشیاء کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرسکتا۔ اسی طرح چینی کارخانہ دار کی پیداواری لاگت اس لئے نہیں بڑھتی کہ اس لاگت کو معین کرنے والے عوامل کی قیمتیں نہیں بڑھتیں۔

حکومت کارخانہ داروں اور سرمایہ کاروں کو بہت معمولی ریٹ پر زمین ننانوے سال، چھیاسٹھ سال اور اس طرح کی مدتوں کے لئے لیز پر دیتی ہے حکومت بجلی اتنے سستے نرخوں پر دیتی ہے کہ ایسے کم نرخ دنیا میں کہیں نہیں۔ حکومت نہایت کم نرخوں پر بجلی پیدا کرتی ہے۔ منگلا اور تربیلا ڈیم جیسے ایک دو نہیں ایک سو سے اوپر ڈیم بنائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے ڈیم ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان ڈیموں سے آبپاشی بھی ہوتی اور سستی پن بجلی بھی پیدا ہوتی ہے۔ چین میں اتنی بجلی ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتی۔ پھر حکومت یہ بجلی پیداواری لاگت پر ہی بغیر منافع کے سرمایہ کاروں کو دیتی ہے اور یہاں وطن عزیز میں ہماری کیا بدقسمتی ہے کہ دوسے تیسرا ڈیم بنانے کے لئے گزشتہ تیس برس سے لڑائی جھگڑا کر رہے ہیں اور ڈیم نہیں بننے دے رہے۔ اسی طرح گیس کے سوئی کے علاوہ بھی کئی ذخائر ہیں مگر سیاسی وجوہات کی بناء پر حکومت انہیں ہاتھ نہیں لگا رہی۔ فیصل آباد میں کارخانے بند ہیں۔ وہاں بجلی ہے نہ گیس مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں۔ کارخانہ دار چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ ہڑتال کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ حکومت کے پاس لوڈشیڈنگ کے علاوہ کوئی حل نہیں۔ بجلی اتنی مہنگی ہے کہ کارخانہ دار تو رہا ایک طرف عام صارف بھی استعمال نہیں کرسکتا۔ چین میں آجر اور اجیر کی آمدنیوں میں ایک دس کا فرق تو ہے مگر ایک اور لاکھ کا فرق نہیں۔ جاگیرداروں اور سرمایہ کاروں کو لوٹ مار ہرگز اجازت نہیں جو سرمایہ کار، جاگیردار، ٹھیکیدار اور تاجر کرپشن کرتا ہے اسے نشانِ عبرت بنا دیا جاتا ہے اس لئے کرپشن نہ ہونے کے برابر ہے۔

میرے عزیز دوست معروف دانشور اور سابق بیوروکریٹ سید فاروق گیلانی کئی بار چین جاچکے ہیں اور وہاں کی محیر العقول ترقی کا سرکاری اور نجی محفلوں میں تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے ڈیڑھ کروڑ آبادی کے شہر شنگھائی کے میئر سے پوچھا کہ آپ کرپشن اور دوسرے جرائم کو کیسے کنٹرول کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کسی جرم کی ہم تک خبر پہنچتی ہے خفیہ حکومتی ذرائع سے یا کسی کے رپورٹ کرنے سے تو ہم فوری طور پر اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ کرپشن یا چوری پانچ روپے کی ہی کیوں نہ ہو اس کی سزا، سزائے موت ہے۔ ہم اپنی تحقیق کے بعد ملزم پر فردِ جرم عائد کرتے ہیں اور اسے صفائی کا مکمل موقع دیتے ہیں۔ چینی نظام عدل کے مطابق پہلی عدالت سے صرف چار ہفتے میں مقدمے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے کوئی جج چار ہفتے کی مدت فیصلہ کو چار گھنٹے بھی آگے نہیں بڑھا سکتا، ملزم کو سزا دی جاتی ہے یا اسے بری کر دیا جاتا ہے۔ سزا یافتہ مجرم اگر چاہے تو عدالت عظمیٰ میں جا سکتا ہے اور یہ دوسری عدالت ہی حتمی ہی عدالت ہوتی ہے اور یہ بھی مقامی سطح پر موجود ہوتی ہے۔ یہاں بھی صرف چار ہفتوں میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے اس طرح صرف آٹھ ہفتوں میں انصاف کے تقاضے پورے کرلئے جاتے ہیں اور مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ ہماری طرح مقدمات کو سالہا سال نہیں لٹکایا جاتا اور یوں انصاف کا ''قتل'' نہیں کیا جاتا۔

امریکی کتابوں، فلموں اور جائزوں کے مطابق 2020ء میں چین دنیا کی پاور نمبرون ہوگی اور امریکہ دوسرے نمبر پر ہوگا۔ امریکی مصنفین کی کئی کتابوں کے ٹائٹل پر ہی 2020 لکھا ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں اعداد و شمار اور حقائق کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ دفاع، معیشت، معاشرتی فلاح و بہبود عالمی قیادت، حتیٰ کہ فی کس آمدنی کے اعتبار سے چین نمبرون پر چلا جائے گا۔ چین کی تیز رفتار ترقی کا یہ عالم ہے کہ آپ جس چینی شہر میں چار پانچ سال کے بعد جائیں وہاں نقشہ ہی بدلا ہوتا ہے۔ وہاں سڑکیں فضا میں تعمیر کئے گئے پل، سڑکوں کے ساتھ ساتھ لگائے گئے درخت اور سربلند ہونے والی نئی عمارت کو دیکھ کر آپ کو اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ وہی شہر ہے جہاں آپ پہلے آئے تھے۔ ہمارے سوال کے جواب میں ایک چینی ماہر تعمیرات نے بتایا کہ ہم بارہ چودہ دنوں میں تقریباً چودہ کلومیٹر لمبی سڑک اور اتنے ہی لمبے پل تعمیر کرکے ٹریفک کے لئے کھول دیتے ہیں۔ اس طرح تقریباً ایک کلومیٹر لمبی سڑک اور ایک کلومیٹر لمبا پل صرف ایک دن میں تعمیر ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے طرزِ تعمیر جدید ترین ہے پلوں کے ستون، اس کیلئے کنکریٹ، اس کے لئے دوسرا تعمیراتی سامان تیار کہیں اور ہوتا ہے اور موقع پر لاکر نصب کردیا جاتا ہے اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے پل ایستادہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب کارنامے اور معجزے کرپشن فری کلچر کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں۔ یہاں وطن عزیز میں کرپشن رگ رگ میں سرایت کی ہوئی ہے۔ حکمران آتے ہیں تو اپنا کرپشن اور مال بنانے کا ہدف طے کرکے آتے ہیں اور اگر اربوں کھربوں ڈالر کا ہدف حاصل کرلیتے ہیں تو شادیانے بجاتے ہیں اور اگر ہدف سے زیادہ کرپشن کرلیتے ہیں تو ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل نے برلن سے جو تازہ ترین رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطابق پاکستان میں کرپشن کی تصویر کشی کے لئے 5 کا پیمانہ مقرر کیا ہے کہ اگر پانچ درجے کرپشن ہو تو اس کا مطلب ہے کہ یہ شعبہ کرپشن سے لبالب لبریز ہے اور اگر کرپشن ایک درجہ ہو تو اس کا معنی ہے کہ کرپشن نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس پیمانے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ کرپشن پولیس میں ہے جہاں یہ ساڑھے چار درجے ہے دوسرے نمبر پر کرپشن سیاسی جماعتوں میں ہے جو 4 درجے ہے۔ پارلیمنٹ میں بھی اتنی ہی کرپشن ہے این جی اوز میں بھی کرپشن تقریباً چار درجے ہے۔ عدلیہ میں بھی ساڑھے تین درجے اور فوج میں تین درجے ہے۔ سب سے کم کرپشن دینی جماعتوں میں ہے صرف اڑھائی درجے ہے۔

ان حالات میں آپ 30 ارب ڈالر کی نہیں 300 ارب ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری لے آئیں اس کا کہیں وجود نظر نہیں آئے گا کیونکہ کرپشن کی چھلنی سے ساری دولت حکمرانوں کی تجوریوں میں چلی جائے گی۔ ہمیں چین کی طرح صفر کرپشن کا کلچر بنانا ہوگا۔ اسلامی سزائیں نافذ کرنا ہوں گی۔ سزائیں ایسی ہیں کہ کرپشن فری معاشرہ تشکیل دیتی ہیں۔ کرپشن نہیں ہوگی تو پھر انشاء اللہ پاکستان میں ہرطرف خوشحالی ہی خوشحالی ہوگی۔

(روزنامہ نوائے وقت 20 دسمبر 2010ء)

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

بریکنگ نیوز
اعوان ایکسپریس ائیر کنڈیشنڈ کوچ
ربوہ سے راولپنڈی
روانگی بس سٹاپ ربوہ صبح 10 بجے
واپسی دربار ٹریولز پیرودائی 4 بجے شام
ایڈوانس بکنگ کیلئے:
ربوہ لائنز مین بس سٹاپ ربوہ
047-6211222,6214222
0345-7874222

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج
نورنظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا
حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار، ربوہ۔
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زوداثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔
رعائتی قیمت = 25ML /40 روپے 120ML /100 روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہرقسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

15 نومبر 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	ہومیوپیتھی اور اس کے کرشمے
7:40 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس 9 دسمبر 1996ء
9:10 am	محرم الحرام
9:55 pm	لقاء مع العرب
11:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 pm	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:31 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
4:50 pm	غزوات النبیؐ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:12 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:45 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:20 pm	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

16 نومبر 2013ء

12:15 am	رئیل ٹاک
1:15 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:05 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:01 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2009ء
1:05 pm	بین الاقوامی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب 15 جون 1996ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	قرآن کریم اور سائنس
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

ربوہ میں طلوع و غروب 5۔نومبر

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 نومبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2008ء
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:45 am	خطبہ جمعہ 11 جنوری 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ وینکوور 20 مئی 2013ء
2:05 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ یکم نومبر 2013ء
11:20 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سیل ۔ سیل ۔ سیل
2 نومبر سے سیل کا نیا سیزن
لیڈیز، جینٹس اور بچوں کے فینسی
اور بند شوز پر گرینڈ سیل
کامران شوز
ریلوے روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
0300-9488447

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شو روم: 047-6213961

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
ڈائریکٹر: راحیل احمد
0300-4016760
0333-3305334
انویسٹمنٹ کا نادر موقع
پلاٹ بیچنے یا خریدنے کیلئے ہمارے ساتھ مشورہ کر سکتے ہیں
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
PH:042-35124700,0300-2004599 عدیل احمد

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

FR-10

MBBS, BDS &
Engineering in China
Admissions are still opened
for Nov. 2013 & March 2014.
For more Detail Contact us
on the following Number
Join our IELTS Class
& Get 20-30% Discounts
0331-4482511

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878